امت مسلمہ کو موجودہ دور میں کون سے مسائل درپیش ہیں۔ قرآن وسنت کی روشنی میں ان کا حل تجویز کریں۔

تعارف:-

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی روحانی اور باطنی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے انھیں بے شمار انعامات اور وسائل سے نوازا۔ مختلف ممالک مختلف وسائل اور ذخائر سے مالامال ہیں۔ تیل کے ذخائر میں 69 فیصد مسلمانوں کے پاس ہیں۔ گیس کے ذخائر سے بھی یہ ممالک مالامال ہیں۔ جیسے کہ ایران، پاکستان، سعودی عرب، عراق، وسط ایشیا کے ریاستوں، مراکش وغیرہ مالامال ہیں۔ آج کی امت مسلمہ مختلف مسائل کا شکار ہے جن میں تفرقہ بازی، علم سے دوری، اخلاقی زوال، معاشی پسماندگی اور غیر اسلامی طاقتوں کا دباؤ شامل ہیں۔ مسلمانوں کے درمیان اتحاد کی کمی اور دین کی اصل روح سے دوری نے ان مسائل کو مزید بڑھا دیا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

"اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔"

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ امت کے اتحاد میں ہی اس کی کامیابی ہے۔

عالم اسلام کے داخلی مسائل:

عالم اسلام کے داخلی مسائل درج ذیل ہیں۔

1. امن عامہ کا مسئلہ:-

اس وقت پوری مسلم دنیا بالخصوص پاکستان امن عامہ کے مسائل سے دوچار ہیں۔ قتل و غارت، چوری، دہشت گردی اور عورتوں پر تشدد جیسے بے شمار مسائل میں روز بروز اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ غیر مسلم ممالک تو مسلمانوں کے دشمن ہیں لیکن بعض مسلم ممالک کی بھی آپس میں عداوت ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

"فرمادیجئے کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہیں کہ تم پر عذاب بھیجے خواہ تمہارے اوپر سے یا پھر تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔" (الانعام: 65)

2. غربت و بےروزگاری کے مسائل:

زیادہ تر مسلمان ممالک شدید ترین معاشی بحران سے دوچار ہیں۔ پاکستان بھی غربت اور بےروزگاری کے مسائل سے دوچار ہیں۔ بےروزگاری کی وجہ سے بہت سے لوگ بھوک اور افلاس سے مرتے ہیں کچھ میں غذائیت کی کمی وجہ سے مختلف بیماریوں میں گھیرے جاتے ہیں اور کچھ لوگ خودکشیاں کر رہے ہیں۔

اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

"اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو بےشک اللہ تم پر مہربان ہے" (النساء: ۲۹)

3- آزادی پر پابندی:

بعض اوقات آزادی کے اظہار کے نام پر انبیاء یا مقدس شخصیات کی توہین کی جاتی ہے۔ شخصی آزادی کے نام پر میڈیا اور سوشل پلیٹ فارمز پر فحاشی عام کی جار ہی ہے۔ لا محدود آزادی کے سبب اپنی خواہشات کے تابع ہو کر قانون، تہذیب کو نظر انداز کرتے ہیں۔ انسانی حقوق کے حوالے سے دیکھا جائے تو مسلم ممالک صف اول کے ممالک قرار نہیں دئے جاتے۔ بہت سے ممالک ہیں جہاں بادشاہ وقت کے خلاف بات کرنا بھی مشکل ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

اور زمین میں فساد مت پھیلاؤ بےشک اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (القصص: ۷۷)

4- عورتوں پر ظلم:

مسلمان دنیا میں عورتوں پر تشدد ایک سماجی مسئلہ ہے جو گھریلو سطح سے لے کر معاشرتی اور معاشی میدان تک ہر سطح پر موجود ہے۔ اس میں جسمانی، ذہنی جذباتی، معاشی اور جنسی استحصال شامل ہے۔ عورتیں اکثر کمزوری، جہالت اور مردانہ حاکمیت کے سبب ظلم کا شکار ہوتی ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

"اور ان کے ساتھ (عورتوں) اچھے طریقے سے زندگی بسر کرو۔" (النساء: ۱۹)

5- فرقہ واریت:

آج کے دور مسلم دنیا فرقہ واریت کی لپیٹ میں ہے۔ اس نے مسلمانوں کو تقسیم کیا ہے اور اتفاق و اتحاد کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ مختلف مسالک،

(3)

فقہی اختلافات اور سیاسی مفادات کی بنیاد پر مسلمان ایک دوسرے کے خلاف نفرت، دشمنی اور تشدد کا شکار پیدا کرتی ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

"بے شک جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہوں میں بٹ گئے اے نبی! آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔" (الانعام: ۱۵۹)

6- فکری انتشار:

فکری انتشار ایک نفسیاتی اور سماجی مسئلہ ہے جو انسان کو ناامیدی، بے بسی اور اللہ کی رحمت سے مایوسی کی طرف لے جاتا ہے۔ اسلام میں زندگی اللہ کی امانت ہے اور خودکشی کو سختی سے منع کیا ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

"اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ کی رحمت سے صرف کافر ہی ناامید ہوتے ہیں۔" (یوسف: 87)

7- تعلیم کی کمی:

تعلیم کی کمی معاشرے میں جہالت، غربت اور بے راہ روی کو جنم دیتی ہے ایک غیر تعلیم یافتہ قوم ترقی، انصاف اور شعور سے محروم رہتی ہے۔ اسلام نے تعلیم کو اولین فرض قرار دیا ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

"پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔" (العلق: 1)

8- لسانی اور علاقائی عصبیت:

لسانی اور علاقائی تعصب معاشرتی انتشار، نفرت اور تقسیم کا سبب بنتی ہے جو قومی وحدت کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اسلام تمام انسانوں کو ایک قوم قرار دیتا ہے اور رنگ، نسل یا زبان کی بنیاد پر فرق روا رکھنے سے روکتا ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

"بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔" (الحجرات: 13)

۹-۱ اخلاقی بے راہ روی:

اخلاقی بے راہ روی معاشرے میں فحاشی، جھوٹ، دھوکہ اور بدعملی کو فروغ دیتی ہے جو فرد اور قوم دونوں کی تباہی کا سبب بنتی ہے۔ اسلام حسنِ اخلاق کو ایمان کا حصہ قرار دیتا ہے اور برائی سے روکنے کی تلقین کرتا ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

بے شک اللہ انصاف، احسان ... کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برائی اور ظلم سے منع کرتا ہے۔ (النحل: ۹۰)

۱-۱۵ اجتہاد کا نہ ہونا:

اجتہاد کا نہ ہونا امت مسلمہ کو جدید مسائل کے حل میں ناکامی اور دین سے دوری کی طرف لے جاتا ہے۔ اجتہاد اسلام کی روح کو زندہ رکھنے اور وقت کے تقاضوں کے مطابق رہنمائی فراہم کرنے کا ذریعہ ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

"پس اے عقل والو! عبرت حاصل کرو۔" (الحشر: ۲)

2- عالم اسلام کے خارجی مسائل:

i- مغربی تہذیبی یلغار:

مغربی تہذیبی یلغار نے مسلم معاشروں میں ثقافتی نقالی، فکری انتشار اور اسلامی اقدار سے دوری پیدا کی ہے۔ نوجوان نسل مغربی فیشن، رہن سہن اور نظریات سے متاثر ہو کر اپنی شناخت کھو رہی ہے۔ اسلام ہمیں غیر اقوام کی اندھی تقلید سے روکتا ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

"اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنھوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے انھیں خود ان کا آپ بھلا دیا۔" (الحشر: ۱۹)

ii- وسائل پر قبضہ کی مغربی کوشش:

مغربی طاقتیں مسلم دنیا کی قدرتی وسائل جیسے تیل، گیس اور معدنیات

معدنیات پر سیاسی، معاشی اور فوجی دباؤ کے ذریعے قبضہ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ یہ قبضہ نوآبادیاتی نظام کی جدید شکل ہے جو مسلم ممالک کو کمزور اور انحصار میں مبتلا رکھتا ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

"اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے مت کھاؤ۔" (البقرہ: 188)

iii- مسلمان ریاستوں کو منتشر کرنا:

بیرونی طاقتیں مسلمانوں کی ریاستوں کو اندرونی اختلافات، فرقہ واریت، لسانی تعصب اور سیاسی عدم استحکام کے ذریعے کمزور کر رہی ہے۔ اس سازش کا مقصد اتحادِ امت کو ختم کرنا اور مسلم دنیا کو ٹکڑوں میں بانٹ کر قابو پایا تا ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

"اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم کمزور پڑ جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔" (الانفال: 46)

iv- یہودی ریاست کی تشکیل:

یہودی ریاست اسرائیل کی تشکیل 1948 میں فلسطینی مسلمانوں کی سرزمین پر ناجائز قبضے کے ذریعے کی گئی جسے مغربی طریقوں اور طاقتوں کی مکمل پشت پناہی حاصل تھی اس اقدام نے مشرقِ وسطیٰ میں مسلسل جنگ، ظلم اور انسانی حقوق کی پامالی کو جنم دیا۔

اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

"اور وہ زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔" (المائدہ: 64)

v- شعائرِ اسلام کا مذاق:

شعائرِ اسلام جیسے نماز، حجاب، اذان، روزہ اور داڑھی کا مذاق اڑانا دین کی توہین اور ایمان لیے خطرناک عمل ہے۔ یہ رویہ نہ صرف مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچاتا ہے بلکہ دین سے دوری کا سبب بنتا ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

"کیا تم اللہ، اس کی آیت اور اس کے رسول کا مذاق اڑاتے ہو؟" (التوبہ: 65)

vi- اسلامی قوانین میں مداخلت:

اسلامی قوانین میں مداخلت جیسے حدود، پردہ، وراثت اور نکاح و طلاق کے احکام کو بدلنے کی کوشش، دین میں بگاڑ پیدا کرتی ہے یہ عمل اللہ کے احکام کی نافرمانی کے مترادف ہے اور معاشرتی فساد کا باعث بنتی ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہی کافر ہیں"

(المائدہ 44)

viii) مغرب کے عدل و انصاف کے دہرے معیار:

مغربی طاقتیں عدل و انصاف کے دعوے تو کرتے ہیں مگر فلسطین، کشمیر اور دیگر مسلم خطوں میں ظلم پر خاموشی اختیار کر لیتی ہے۔ یہ دہرا معیار عالمی امن کیلئے خطرہ اور انصاف کے اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

اور جب بات کہو تو انصاف سے کہو، خواہ معاملہ رشتہ داری کا ہی کیوں نہ ہو۔"

(الانعام: 152)

مسائل کا حل:

1- اتحاد امت:

امت مسلمہ کا اتحاد ہی فرقہ واریت، بیرونی سازشوں، معاشی غلامی اور اخلاقی زوال جیسے مسائل کا حل ہے۔ جب مسلمان ایک ملت بن کر چلیں گے تو دشمن کی چالیں ناکام ہونگی اور اسلام کا وقار بحال ہوگا۔

اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالو۔

(آل عمران: 103)

2- اسلامی تعاون کی تنظیم: OIC

"OIC" مسلم ممالک کا ایک بین الاقوامی پلیٹ فارم ہے جو امت مسلمہ کے سیاسی معاشی، تعلیمی اور مذہبی عقائد کے تحفظ کیلئے کام کر رہا ہے۔ یہ تنظیم فلسطین، کشمیر، اسلاموفوبیا اور مسلم اقلیتوں کے مسائل کو عالمی سطح پر اجاگر کرتی ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

"بے شک تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔" (الحجرات: ۱۰)

3. دفاع:

دفاعی طاقت مسلمانوں کیلئے دشمنوں کی جارحیت، ظلم اور وسائل پر قبضے کے خلاف ڈھال ہے۔ اسلامی دفاع جو کہ مضبوط ہو آزادی، خودمختاری اور امن کی ضمانت ہے۔ کمزور امت ہمیشہ دوسروں کے رحم و کرم پر رہتی ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

"اور ان کے مقابلے کیلئے طاقت بھر تیار رکھو جتنی تم سے ہو سکے۔" (الانفال: ۶۰)

4. تعلیم و تربیت:

تعلیم و تربیت معاشرتی، اخلاقی اور فکری مسائل کے حل کی بنیاد ہے۔ ایک باشعور، مہذب، اور دین دار قوم ہی فرقہ واریت، بے راہ روی اور بیرونی یلغار کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ اسلام میں علم حاصل کرنا فرض قرار دیا ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

"اللہ ایمان والوں اور علم والوں کے درجات بلند فرماتا ہے۔" (المجادلہ: ۱۱)

5- معیشت:

مضبوط معیشت مسلمانوں کو خودکفیل بناتی ہے۔ غربت، بے روزگاری اور بیرونی انحصار جیسے مسائل کو ختم کرتی ہے جب مسلمان مالی طور پر مستحکم ہوں گے تو تعلیم، دفاع اور فلاحی نظام بہتر ہوگا۔

اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

"اللہ نے تمہارے لیے زمین کو تابع بنایا اس کی راہوں پر چلو اور اللہ کا رزق کھاؤ۔" (الملک: 15)

6۔ معاشرت:

ایک مضبوط اسلامی معاشرت باہمی ہمدردی، عدل، رواداری اور اخلاقی کردار کو فروغ دیتی ہے جس سے فرقہ واریت، ظلم، ناانصافی اور بے راہ روی جیسے مسائل کم ہوتے ہیں۔ اسلام نے اجتماعی فلاح و بہبود پر زور دیا ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

"نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو۔" (المائدہ: ۲)

7۔ اخلاق:

اچھے اخلاق معاشرتی امن، بھائی چارے، عدل اور باہمی احترام کو فروغ دیتے ہیں۔ جھوٹ، دھوکہ، بددیانتی اور نفرت جیسے مسائل کا علاج حسن اخلاق سے ممکن ہے۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت کا مقصد بھی اخلاق کی تکمیل تھا۔

اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

"اور بے شک آپ بلند ترین اخلاق پر فائز ہیں۔" (القلم: ۴)

8۔ قانون و انصاف:

عدل و انصاف ہر معاشرے کی بنیاد ہے اس کے بغیر ظلم، فساد، بے چینی اور ناانصافی جنم لیتی ہے۔ اسلامی قانون سب کیلئے برابر ہے اور مظلوم کو حق دلانا کا ذریعہ ہے۔ انصاف قائم ہو تو امن اور بھائی چارہ فروغ پاتا ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

"بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔" (النحل: ۹۰)

خلاصہ:

امت مسلمہ کو درپیش مسائل جیسے فرقہ واریت، غربت، اخلاقی زوال اور بیرونی مداخلت کا بنیادی سبب دین سے دوری، تعلیم کی کمی اور اتحاد کا فقدان ہے۔ ان مسائل کا حل اسلام کی تعلیمات پر عمل، تعلیم و تربیت، عدل و انصاف اور اخلاق کی بہتری میں ہے۔ اگر امت اپنے فکری، معاشی اور اخلاقی نظام کو قرآن و سنت کے مطابق کر لے تو ترقی اور فلاح ممکن ہے۔ مسلمانوں کو خود احتسابی، دینی شعور اور اجتماعی جدوجہد اپنانی ہوگی۔ صرف اسلام ہی مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔